سلسلہ نمبر ۱۴

ماہِ شعبان کی فضیلت

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ

الجامعة البنورية العالمية

سائٹ کراچی پاکستان فون 021-32575229 - 021-32575228

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ماہِ شعبان کی فضیلت

ماہِ شعبان اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے، اس کا لغوی معنی جمع کرنا اور متفرق کرنا، دونوں آتے ہیں۔

وجہ تسمیہ:

حضرت رافعؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی لکھا ہے کہ حدیث میں اس مہینے کا شعبان نام رکھنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ روزہ دار کو اس مہینے میں شاخ درشاخ برابر بڑھتی رہنے والی خیر و خوبی میسر ہوتی ہے یہاں تک کہ روزہ دار جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (ماثبت بالسنۃ)

قرآن مجید میں ماہِ شعبان کی فضیلت:

یہ مبارک مہینہ رمضان شریف کا مقدمہ ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کی اہمیت ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

حٰمٓ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ o فِیۡھَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ o اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا اِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ o

ترجمہ: ”قسم ہے کتاب واضح کی کہ ہم نے اس (کتاب) کو ایک برکت

والی رات میں اُتارا ہے، بے شک ہم آگاہ کرنے والے ہیں، اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ ہمارے حکم سے طے کیا جاتا ہے، بے شک ہم (آپ ﷺ کو) پیغمبر بنانے والے ہیں"۔

حضرت عکرمہؒ کے قول کے مطابق اس آیت میں برکت والی رات سے شعبان کی پندرھویں رات مراد ہے۔

پس اس آیت سے اس ماہ کی اور خاص کر پندرھویں رات کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ پندرھویں شعبان کی رات میں اللہ تعالیٰ آنے والے سال بھر کے تمام کاموں کا فیصلہ فرماتے ہیں۔

احادیث مبارکہ میں ماہِ شعبان کی فضیلت:

ا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ لِلّٰهِ**

یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالیٰ کا۔ (دیلمی) آپ ﷺ نے اس کی نسبت اپنی طرف کرکے اس کی فضیلت واضح فرمائی ہے یقینا جس چیز یا مہینہ کی نسبت آپ ﷺ کی طرف ہو گی وہ فضیلت والی ہو گی۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تھا تو آپ ﷺ یوں دُعا فرماتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

(ابن عساکر)

ترجمہ : یااللہ ! رجب اور شعبان کے مہینے میں ہمارے لیے برکت نازل فرمایئے اور خیریت کے ساتھ ہم کو رمضان تک پہنچائیں۔

۳۔ امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے :

كَانَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ إِلىٰ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّصُوْمَهٗ شَعْبَانَ ثُمَّ يَصِلَهٗ بِرَمَضَانَ۔ (بیہقی)

ترجمہ : جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بڑی پسند تھی کہ شعبان کے روزے رکھتے رکھتے رمضان کے روزوں سے ملادیں۔

۴۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے متعلق دریافت کیا، آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ چند دن کے علاوہ باقی ماندہ پورے ماہ شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ (مسلم و نسائی)

جناب رسول اللہ ﷺ شعبان میں روزے زیادہ کیوں رکھتے تھے ؟

مذکورہ بالا فضائل سے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ شعبان کے مہینہ میں اتنی کثرت سے روزے کیوں رکھتے تھے ؟ اس سوال کا جواب بھی حدیث میں موجود ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دریافت فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ ! میں نے آپ کو دوسرے مہینوں کی بہ نسبت ماہِ شعبان میں زیادہ روزے رکھتے

ہوئے دیکھا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ذَاكَ شَهْرٌ تَغْفَلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وبَيْنَ رَمَضَانَ وَهُوَشَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ۔ (نسائی)

ترجمہ: یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ عام طور پر غفلت برتتے ہیں۔ یہ مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں لوگوں کے اعمال بارگاہِ الٰہی میں میں پیش کیے جاتے ہیں، (ان امور کے پیش نظر) میری خواہش ہے کہ میرے اعمال بارگاہِ الٰہی میں اس صورت میں پیش ہوں کہ میں روزہ دار ہوں۔

عطاء بن یسارؒ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں ملک الموت (روح قبض کرنے والا فرشتہ) کو ایک فہرست دے کر حکم فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کے نام اس میں لکھے ہیں ان کی روح اس کے وقتِ مقررہ پر قبض کرنا، لوگ اپنے انجام سے بے خبر مصروف رہتے ہیں یا نکاح اور شادی کی تیاری میں لگے ہوتے ہیں، کوئی محلات اور اونچی اونچی بلڈنگیں تعمیر کررہے ہوتے ہیں جب کہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ ان کے موت کا دن اور تاریخ لکھ رہا ہوتا ہے۔ (ماثبت بالسنۃ)

شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت اور اس کے نام:

یوں تو شعبان کا پورا مہینہ فضیلتوں والا مہینہ ہے لیکن اس مہینہ کی پندرہویں شب کو خصوصی اہمیت حاصل ہے، اس شب کو جو فضیلت حاصل ہے وہ باقی مہینہ کو حاصل نہیں ہے۔

سب سے پہلے اس کے مختلف ناموں کا ذکر کیا جاتا ہے کہ اس رات کے کئی نام ہیں۔

۱۔ لیلۃ البرائۃ، یعنی دوزخ سے خلاصی کی رات۔

۲۔ لیلۃ المبارکۃ، یعنی برکتوں والی رات۔

۳۔ لیلۃ الصّکّ، یعنی دستاویز والی رات۔

ہمارے عُرف میں یہ رات "شب برأت" کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ یہ فارسی اور عربی زبان کے دو لفظوں کا مجموعہ ہے، شب فارسی زبان میں رات کو کہتے ہیں، اور برأت عربی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنٰی بری ہونے اور نجات پانے کے ہیں۔ چنانچہ اس شب میں بہت سارے گنہگار مسلمانوں کی جنہم سے نجات پانے کا فیصلہ کیا جاتا ہے اس مناسبت سے اس کو شب براء ت کہا جاتا ہے۔

اگر رمضان کے شبِ قدر کی نسبت سے دیکھا جائے تو اس رات کی فضیلت شبِ قدر سے کم ہے لیکن اس کی فضیلت عام راتوں سے بہت زیادہ ہے،

احادیث میں اس رات کے متعلق جتنے فضائل آئے ہیں اُس کی روشنی میں اس کی فضیلت سے انکار کی گنجائش نہیں۔

احادیث کی روشنی میں شب برأت کی فضیلت:

۱۔ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا نَھَارَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ یَنْزِلُ فِیْھَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِیْ فَاَغْفِرُ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقُہٗ اَلَا مُبْتَلیٰ فَاُعَافِیْہِ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ پندرہویں شعبان کو شب بیداری کرو اور دوسرے دن روزہ رکھو، کیونکہ اس شب میں اللہ تعالیٰ مغرب کے وقت ہی سے آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے، ہے مجھ سے کوئی طالب مغفرت؟ تاکہ میں اس کی مغفرت کردوں، ہے کوئی روزی مانگنے والا؟ تاکہ اسے خوب روزی دوں، ہے کوئی مصیبت کا مارا عاقبت کا خواہاں؟ تاکہ اسے نجات دے دوں۔ اسی طرح طلوعِ فجر تک اللہ تعالیٰ نوازنے کے لیے دریافت کرتا رہتا ہے۔

۲۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ

لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ إِلاَّ الْمُشْرِكَ اَوْمُشَاحِنَ۔

ترجمہ : "ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس شب میں اللہ تعالیٰ آسمان دُنیا پر نزول کرتا ہے اور اپنے تمام بندوں کی مغفرت کرتا ہے بشرطیکہ دُعا کرنے والا مشرک اور کینہ پرور اور قاطع رحم نہ ہو"۔

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضی اللّٰہ عنها قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجْتُ اَطْلُبُهٗ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ رَافِعٌ رَأْسَهٗ إِلى السَّمَاءِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قَالَتْ: قَدْ قُلْتُ وَمَا لِيْ ذَالِكَ، وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اٰتِيْكَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يَنْزِلَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلىٰ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔

(ابن ماجه)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ ایک رات میں نے آنحضرت ﷺ کو گُم پایا چنانچہ میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے کی غرض سے نکل گئی تو آپ ﷺ بقیع میں تھے (میں نے دیکھا کہ) آپ ﷺ اپنا سر مبارک آسمان کی جانب بلند کئے ہوئے تھے، مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اے عائشہ! کیا تم کو یہ خوف ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر کوئی ظلم کرے گا؟ میں نے عرض کیا مجھے

یہ خوف ہر گز نہیں تھا البتہ گمان ہوا تھا کہ آپ ﷺ کسی اور بی بی کے پاس گئے ہیں۔ اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: پندرہویں شعبان کی شب میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کی مغفرت کرتا ہے۔

(کہتے ہیں کہ عرب میں اس قبیلہ کے پاس تقریباً بیس ہزار بکریاں تھیں)۔ کیا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بیس ہزار بکریوں کے کتنے بال ہوں گے، اس کو شمار کرنا انسان کے بس میں نہیں ہے، اس طرح اس رات کو اللہ تعالیٰ جتنے لوگوں کو جہنم سے خلاصی دیتے ہیں، وہ بھی بے حساب ہیں۔

اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ ھٰذِہٖ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِّنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ بَنِیْ کَلْبٍ۔

(بیہقی)

ترجمہ: "آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر یہ (بشارت) سنائی کہ یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے، اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتے ہیں"۔

پندرہویں شب کو ہونے والے اُمور:

آنحضرت ﷺ نے امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک

مرتبہ مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ فِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ ابْنِ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ۔(بیہقی)

ترجمہ: ''کیا تمہیں معلوم ہے شعبان کی اس (پندرہویں) شب میں کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے بتلایا اس رات میں یہ ہوتا ہے اس سال میں جتنے پیدا ہونے والے لوگ ہیں وہ سب لکھ دیے جاتے ہیں اور جتنے اس سال مرنے والے لوگ ہیں ان کے نام بھی اس رات میں لکھ لئے جاتے ہیں، اور اس سال میں سب بندوں کے اعمال (سارے سال کے) اٹھائے جاتے ہیں، اور اسی رات میں لوگوں کی (مقررہ) روزی اترتی ہے''

خلاصہ یہ ہے کہ اس شب میں پورے سال کا حال قلمبند کیا جاتا ہے، رزق، بیماری، تنگی، راحت، آرام، دُکھ اور تکلیف، حتیٰ کہ ہر وہ شخص جو اس سال میں پیدا ہونے والا یا مرنے والا ہو اس کا وقت مقرر بھی اس شب میں لکھا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا پندرہویں شب کا معمول:

احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شب کو آنحضرت ﷺ خاص معمولات ادا فرمایا کرتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کا اس رات میں معمول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے سامنے آتا ہے جو ہم ماقبل میں ذکر کرچکے ہیں کہ آپ ﷺ پندرہویں شعبان کی شب میں مسلمان مُردوں اور شہداء کی دعائے مغفرت کے لیے جنت البقیع تشریف لے گئے تھے۔

پوری تفصیل یہ ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک رات رسول ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور لباس تبدیل کرنے لگے، ابھی پورا لباس اُتارا نہ تھا کہ پھر کھڑے ہوگئے اور لباس زیب تن فرمایا، اس پر مجھے بہت زیادہ رشک آیا اور گمان ہوا کہ آپ ﷺ میری کسی سوتن کے ہاں جارہے ہیں۔ آپ ﷺ کی روانگی کے بعد میں آپ ﷺ کے تعاقب میں چلی، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو بقیع غرقد میں اس حالت میں دیکھا کہ آپ ﷺ مسلمان مردوزن اور شہداء کے لیے دعائے مغفرت کررہے تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے دل میں کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہیں اور میں دنیاوی کاموں میں لگی ہوں۔ اس کے بعد میں اپنے کمرے میں آئی اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگی کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور سانس پھولنے کی وجہ پوچھی تو

میں نے سارا قصہ ذکر کر دیا اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ ! کیا تمہیں یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم پر ظلم کرے گا۔ اصل بات یہ تھی کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور انھوں نے کہا کہ آج پندرہویں شعبان کی شب ہے جس میں قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مغفرت کرتا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے لباس تبدیل کیا اور فرمایا اے عائشہ ! شب بیداری کی اجازت ہے؟ میں نے کہاں جی ہاں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ! چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور عبادت میں مشغول ہوگئے، نماز میں آپ نے طویل سجدہ کیا جس پر مجھے آپ ﷺ کی روح کے قبض ہونے کا گمان ہوا۔ میں اٹھ کر آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے بھاگی، میں نے آپ ﷺ کے تلوؤں کو ہاتھ لگایا تو ان میں حرکت تھی۔ اس پر مجھے خوشی ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ حالت سجدہ میں تھے جب میں نے کان لگا کر غور سے سُنا تو آپ ﷺ یہ دُعا فرما رہے تھے:

۱۔ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ، اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔(بیھقی)

ترجمہ: ’’یا اللہ ! میں تیرے عفو و معافی کی پناہ چاہتا ہوں تیری سزا سے۔

اور تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں تیرے غصے سے، اور پناہ چاہتا ہوں تیری سختیوں سے، یااللہ! میں آپ کی تعریف کا شمار نہیں کر سکتا، آپ کی ذات ایسی ہی بلند و بالا ہے جیسا آپ نے خود فرمایا"۔ (بیہقی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو یہ دعا پڑھ رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں! تو بھی یہ کلمے یاد کرلے اور دوسروں کو بھی بتادے، جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ کلمے بتلائے ہیں، اور کہا ہے ان کلموں کو سجدے میں بار بار پڑھا کرو۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کی دعا:

شعبان کی پندرھویں شب میں داؤد علیہ السلام یوں دُعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ دَاوٗدَ اغْفِرْ لِمَنْ دَعَاكَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اَوِاسْتَغْفَرَكَ فِيْهَا۔(بیہقی)

ترجمہ: "اے اللہ! اے داؤد (علیہ السلام) کے پروردگار! ہر اس شخص کو بخش دے جو آپ سے اس رات میں دعا مانگے یا بخشش چاہے"۔

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف بار بار نگاہ اٹھا کر دیکھا اور اسی طرح بار بار آ کر دیکھتے رہے، پھر فرمایا:

حضرت داؤد علیہ السلام ایک رات کو ایسی ہی مبارک ساعت میں اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو

دعا (خیر و بھلائی کی) مانگتا ہے قبول فرماتا ہے، اس کے بعد آپ نے بھی مذکورہ دُعا فرمائی۔

پندرہ شعبان کے روزہ کا حکم:

پندرہ شعبان کا روزہ فرض یا واجب تو نہیں ہے، لیکن اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ اگر کوئی شخص عام دنوں میں نفلی روزہ رکھے تو اس کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: ’’جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن کا (نفل) روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر (۷۰) برس کے فاصلہ پر دُور کردیگا‘‘۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایک نفل روزہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے رکھے گا تو اس کی برکت سے روزہ دار اور دوزخ میں بے شمار اور بے حساب دوری ہوجائے گی، جب اللہ تعالیٰ نے ایک عام نفلی روزے میں اس قدر ثواب رکھا ہے تو جن روزوں کا حدیث سے ثبوت ملتا ہے وہ یقیناً زیادہ ہوگا۔

پندرہویں شعبان کے روزے کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا کَانَ لَیۡلَۃُ النِّصۡفِ مِنۡ شَعۡبَانَ فَقُوۡمُوۡا لَیۡلَھَا وَ صُوۡمُوۡا نَھَارَھَا۔(ابن ماجہ)

ترجمہ: ”جب شعبان کی پندرہویں شب آئے تو رات کو قیام کرو (یعنی نماز پڑھو) اور (اگلے) دن کا روزہ رکھو“۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پندرہویں تاریخ کے روزہ کا حکم استحبابی ہے، اگر کوئی رکھے تو ثواب ملے گا اور اگر کوئی نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں۔

پندرہ شعبان کے بعد روزے کا حکم:

آنحضرت ﷺ اپنی امت پر انتہائی شفیق اور مہربان تھے، آپ ﷺ نے شعبان کے مہینہ کی فضیلت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ امت کی کمزوری کا بھی خیال کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِذَا انۡتَصَفَ شَعۡبَانُ فَلَا تَصُوۡمُوۡا۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”جب نصف شعبان گزر جائے تو روزے نہ رکھو“

اس کا مقصد یہ ہے کہ کہیں کوئی شخص شعبان میں روزے رکھنے سے اس قدر کمزور نہ ہوجائے کہ اس کا اثر رمضان کے روزوں پر پڑے۔ اور پھر وہ رمضان میں روزے رکھنے پر قادر نہ ہو۔

شعبان کے مہینے میں ہونے والے منکرات:

پندرہویں شعبان کی شب میں صرف دو تین باتیں ثابت ہیں (۱)

عبادت کرنا (۲) قبرستان میں جا کر دُعائے مغفرت کرنا، لیکن پندرہویں شعبان کی رات سے متعلق کئی بدعتیں مسلمانوں میں رواج پا چکی ہیں، جن کا شریعت اسلامی میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

ا۔ حلوے وغیرہ پکانا:

بعض لوگ اس رات کو حلوہ پکانا سنت سمجھتے ہیں، ایسے عقیدے کی تردید میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب ''ماثبت بالسنۃ'' میں لکھا ہے کہ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ اس رات سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اور اسی رات آنحضرت ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے حلوہ تناول فرمایا تھا یہ بالکل لغو اور بے اصل بات ہے، کیونکہ مورخین کا اتفاق ہے غزوہ احد جس میں آنحضرت ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا تھا، ماہِ شوال ۳ھ میں واقع ہوا تھا نہ کہ شعبان میں، لہٰذا یہ عقیدہ رکھنا کہ آج حلوہ ہی واجب اور ضروری ہے، بدعت ہے، بعض لوگ مسور اور چنے کی دال پکانے کا اہتمام کرتے ہیں یہ بھی بدعت ہے۔

۲۔ چراغاں وآتش بازی کرنا:

شب برأت کو بڑے زور و شور سے آتش بازی کی جاتی ہے، پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں، موم بتیاں اور شمعیں جلا کر چراغاں کیا جاتا ہے، یہ سب کُھلا

ہوا اسراف ہے۔ قرآن مجید نے صراحت کے ساتھ اسراف کی مذمت بیان کرتے ہوئے اسراف کرنے والے کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔

آتش بازی اور چراغاں کرنا دین حق کے ساتھ ایک صریح مذاق ہے، یہ دین کو کھیل و تماشا بنانے کے مترادف ہے۔ اسلام ایک فطری مذہب ہے اس میں ایسے غلط اور گمراہ کن طریقوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

۳۔ فوت شدگان کی روحوں کی آمد کا نظریہ اور گھروں کی صفائی و ستھرائی:

پندرہ شعبان کی رات کو کیے جانے والے منکرات میں سے ایک یہ ہے کہ اس رات کو اس عقیدے کے ساتھ گھروں کی صفائی ستھرائی کی جاتی ہے کہ اس رات کو فوت شدگان کی روحیں واپس آتی ہیں۔ صفائی ستھرائی تو دین اسلام کی بنیادی خصوصیت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔

ترجمہ: طہارت و پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

لیکن یہ حکم پورے سال کے ہر دن کے لیے ہے نہ یہ کہ اس کو شب برأت کے ساتھ مخصوص سمجھا جائے۔ اور یہ نظریہ کہ اس شب کو فوت شدگان کی روحیں گھروں میں آتی ہیں، یہ عقیدہ سراسر غلط اور فاسد ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

۴۔ اجتماعی شکل میں زیارت قبور:

پندرہ شعبان کی رات کو عورتیں سج دھج کر اور میک اپ کر کے بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہوئی چراغوں، اگربتیوں اور مٹھائیوں کے ساتھ قبرستان جاتی ہیں اور قبروں پر پھولوں کی چادریں اور دوسرے چڑھاوے چڑھاتی ہیں اور پھر مُردوں سے اپنی مرادوں کی تکمیل کا مطالبہ کرتی ہیں یہ تمام امور شرعاً ناجائز اور حرام ہیں۔

۵۔ مسجدوں میں زیادہ چراغ جلانا:

بعض شہروں میں دستور ہے کہ اس تاریخ میں مسجدوں میں بہت زیادہ روشنی کی جاتی ہے، ضرورت سے زائد چراغ جلائے جاتے ہیں، یہ بالکل کفار کے ساتھ مشابہت اور ہندوؤں کی دیوالی کی نقل ہے جو سخت ناجائز اور حرام ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔

علی ابن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس رات میں زیادہ روشنی کرنا "برامکہ" سے شروع ہوا ہے۔ یہ لوگ اصل میں آتش پرست تھے۔ جب اسلام لائے تو انھوں نے یہ رسم اسلام میں داخل کی تاکہ مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھتے وقت آگ کو سجدہ کریں۔ پھر آٹھویں صدی ہجری میں ان منکرات کا ائمہ ہُدیٰ نے خوب قلع قمع کیا اور بلاد مصر و شام سے ان رسوم کو مٹا دیا گیا۔

عجب نہیں کہ ہمارے زمانے کی آتش بازی اسی کا حصہ ہو۔

٦۔ مسجدوں میں اجتماع اور شور و شغب:

رات کو جاگنے کے لیے اگر اتفاقاً دو چار آدمی مسجد میں جمع ہو گئے اور اپنی نماز و تلاوت میں مشغول رہے تو اس میں مضائقہ نہیں، لیکن آج کل اس میں بہت مبالغہ کیا جاتا ہے۔ لوگوں کو مسجد میں بُلا بُلا کر اہتمام سے جمع کیا جاتا ہے، پھر شور و شغب اور لہو و لعب کا ایک غیر اسلامی سلسلہ چل پڑتا ہے، اس طرح اہتمام کے ساتھ مسجدوں میں اجتماع بھی نو ایجاد بدعت ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن سے زیادہ کوئی عبادت کا شوقین نہیں ہو سکتا کبھی اس طرح جمع نہیں ہوتے تھے۔ پھر اس شور و شغب سے لوگوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ ایک الگ گناہ ہے۔ فرشتے بھی ایسے لوگوں کے لیے بد دعا کرتے ہیں جو مسجدوں میں دُنیا کی باتیں کریں یا شور مچائیں۔

خلاصہ:

اس ساری گذارش کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان ان لمحوں کو غنیمت سمجھ کر ان سے نفع اٹھائیں اور اس مبارک رات میں لہُو لعب اور غیر اسلامی افعال کے بجائے اعمالِ مسنونہ کے ساتھ جاگ کر اپنی آخرت سنواریں۔

وما توفیقی إلا باللہ

قارئین کرام کی توجہ کیلئے

موجودہ معاشرے اور نوجوان نسل کے اذہان کے تناظر میں دینی رہنمائی کیلئے وقت کی تنگی اور مطالعہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد گھر گھر اور در در دینی معلومات کو پہنچانا اور خالصتاً اللہ امت کی اصلاح مطلوب ہے۔

اس نیک مقصد میں آپ بھی معاون بن کر حسب توفیق اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہانہ ایک ہزار (1000/=) روپے سے باقاعدہ ممبرشپ حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کے دیے ہوئے ایڈریس سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ہمارا نمائندہ رسید کے ساتھ وصول کرتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنی استعداد کے مطابق ایک ہزار سے کم اور زیادہ رقم سے بھی ممبرشپ حاصل کر سکتے ہیں، نیز کل سالانہ رقم یکمشت بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

اس کے عوض شائع ہونے والا ہر رسالہ (جو مختلف موضوعات پر ہوتا ہے) بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کیا جاتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے اپنی خواہش کے مطابق عامۃ الناس کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

آپ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے دیے ہوئے آن لائن اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کروا کر بینک سلپ دے کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔

الملتمس: مفتی محمد نعیم رئیس و شیخ الحدیث الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ سائٹ کراچی

اپیل!

بحمداللہ تعالیٰ اسمٰء و صفات اور مختلف موضوعات پر مشتمل اصلاح امت کے عنوان سے پابندی سے آنے والے رسالے عوام الناس میں پذیرائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کے لیے قارئین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

رقم جمع کرانے کیلئے اکاؤنٹ

Jamia Binoria Trust
UBL,S.I.T.E.,Karachi,Pakistan

رابطہ کیلئے: مولانا محمد جنید صاحب

02132575228+02132575229
موبائل: 0322-2394550

0300-3970930